

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خطبہ جمعہ

موت – زندگی کی لگام

۹ اکتوبر ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آنے کہ تم مسلمان ہو۔ سورۃ آل عمران: ۱۰۲

اتابعد، اے اللہ کے بندو!

جس طرح انسان دن کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا، اور نہ اس کے ساتھ برتاؤ کا بہترین طریقہ جان سکتا ہے، جب تک یہ نہ سمجھ لے کہ اس کے بعد ایک تاریک رات آنے والی ہے؛ اور جس طرح انسان گرمی کے موسم کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا اور نہ اس کے ساتھ درست، صحیح اور نتیجہ خیز برتاؤ کر سکتا ہے، جب تک یہ نہ سمجھ لے کہ اس گرمی کے بعد سردی آئی ہے؛ اسی طرح وہ زندگی جو انسان گزارتا ہے، ہم میں سے کوئی اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا، نہ اس کے راز تک پہنچ سکتا ہے اور نہ اس کے ساتھ برتاؤ کر سکتا ہے، جب تک یہ نہ جان لے کہ زندگی کا جوہر موت کو سمجھنے ہی سے سمجھ میں آتا ہے۔

چنانچہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی یہ دنیاوی زندگی گزاری، اس کی آسائشوں اور نعمتوں میں کروٹیں بدلتے رہے، اور یہ سمجھنے کی کوشش نہ کی کہ اس زندگی کا جوہر سب سے بڑھ کر ایک ترازو کی مانند ہے۔ اور ترازو دو پلڑوں کے بغیر بن ہی نہیں سکتا۔ یہ لوگ جنہوں نے اپنی دنیاوی زندگی کو اس طرح برتا اور اسے اس طرح دیکھا جیسے کوئی ترازو کے صرف ایک پلڑے کو دیکھے، یہ زندگی انہیں بد بختی کے سوا کچھ نہیں دے سکتی، اور وہ اس کے سبب ہلاکت خیز انجام میں گرے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کے بارے میں

میرا گمان نہیں کہ کسی سوچنے والے کے ذہن سے او جھل ہو۔ کیا کوئی انسان ایسا ہے جو گرمی کے موسم کے ساتھ حقیقی برتاؤ کرتا ہو، سوائے اس بنیاد پر کہ اس کے آگے سردی ہے جو عنقریب اس کی طرف آنے والی ہے؟ اور کیا کوئی ایسا ہے جو دن کی روشنی میں آتا جاتا، صبح و شام چلتا پھرتا ہو، سوائے اس سمجھ کے ساتھ کہ چند گھنٹوں بعد وہ گھپ اندھیری رات کا سامنا کرے گا؟ اسی طرح یہ زندگی جو ہم گزار رہے ہیں، اس کا راز اسی موت سے پھوٹتا ہے جو اس سے جڑی ہوئی ہے، اور انسان اس زندگی کی قدر کا حقیقی اندازہ اسی وقت کر سکتا ہے جب وہ یہ سمجھ لے کہ زندگی موت کے ساتھ نہایت گہرے طور پر وابستہ ہے۔

پس جس نے یہ جان لیا کہ زندگی کا راز موت ہی سے مکمل ہوتا ہے، جیسے موت کا راز زندگی ہی سے مکمل ہوتا ہے، وہ زندگی کے ساتھ ایسا برتاؤ کر سکتا ہے جو اسے سعادت بخشنے، اور وہ جان سکتا ہے کہ جب ضرورت ہو تو اسے کیسے قربان کرے، اور جب ضرورت ہو تو اسے کیسے سنبھال کر رکھے۔ لہذا یہی انسان، نہ کہ کوئی اور، اپنی زندگی کو ایک ایسا پل بنا سکتا ہے جو اسے سعادت دے، ایک ایسا پل جو اسے اس کے خوابوں تک پہنچائے اور ان منزلوں تک جن کے وہ خواب دیکھتا ہے اور جن سے اپنی امیدیں وابستہ رکھتا ہے۔ اور جب ہم اس حقیقت کو جان لیں تو سمجھ جائیں گے کہ موت درحقیقت کوئی مصیبت نہیں؛ بلکہ موت تو وہ معنی ہے جو اس زندگی کی قدر کو مکمل کرتا ہے جو ہم گزار رہے ہیں۔ کیا کوئی یہ تصور کرتا ہے کہ ترازو کا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے خلاف مصیبت ہے؟ اور کیا کوئی یہ تصور کرتا ہے کہ وہ پلڑا جس میں باٹ رکھے جاتے ہیں، اس پلڑے کا دشمن ہے جس میں غلہ رکھا جاتا ہے؟ اگر کوئی ایسا تصور کرتا ہے تو یہ سراسر دیوانگی ہے۔ یہی حال زندگی اور موت کا ہے۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان اس معنی پر کتنی وضاحت سے دلالت کرتا ہے:

سورة الملك - آیات ۲ تا ۱

﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱﴾ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۲﴾﴾

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں سب سے بہتر ہے۔

آزمائش کا مفہوم زندگی اور موت کے باہم امتزاج ہی سے مکمل ہو سکتا ہے۔ اگر زندگی تنہا مستقل ہوتی تو آزمائش کا کوئی معنی نہ ہوتا، اور اگر موت ہی وہ واحد تقدیر ہوتی جس کا انسان کو سامنا ہے تو اس آزمائش کا کوئی معنی نہ ہوتا۔ جب ہم یہ جان لیں تو ذرا ان پھسلنوں کا تصور کریں جو انسان کو اس کے رویے اور زندگی میں پیش آتی ہیں، جو اسے ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں اور بدبختی کی وادیوں میں دھکیل دیتی ہیں؛ اور نفس کی ان

نادانیوں کا تصور کریں جو ہمیں ابھارتی ہیں اور بہت سے گناہوں کے ارتکاب کی دعوت دیتی ہیں؛ بلکہ اس ہلاکت خیز عصبیت کا تصور کریں جو اکثر اوقات ہمارے نفسوں اور دلوں کے تخت پر براجمان ہو جاتی ہے، پھر ہمیں اپنے مقصد کے لیے ہر راستے اور گمراہی و بھٹکنے کی ہر وادی میں ہانک لے جاتی ہے۔ وہ کون سی چیز ہے جو ہمیں اس سے نجات دے؟ ہمیں ان گناہوں کی آفتوں سے جو ہم میں سرایت کرتی ہیں، ان پھسلنوں سے جن میں ہم گرتے ہیں، اور ان شہوتوں، خواہشات یا عصبیتوں سے جو ہمارے نفسوں کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے ہیں، کوئی چیز نجات نہیں دے گی اور نہ ہمیں ان سے آزاد کرے گی، جب تک ہم زندگی کو نہ پہچانیں اور ان لگاموں کو نہ سمجھیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے زندگی کے ساتھ مقرر فرمائی ہیں۔ اور وہ کون سی لگائیں ہیں جنہیں اللہ نے زندگی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا ہے؟ وہ موت ہے۔

کیا تم نے کبھی ایسی گاڑی دیکھی ہے جو بغیر بریک کے چلائی جائے؟ اگر اس کی بریکیں ختم ہو جائیں تو یہ گاڑی اپنے سواروں سمیت کھائی میں جا گرے اور چند منٹوں میں انہیں ہلاک کر دے۔ یہیں سے تم سمجھ سکتے ہو کہ گاڑی میں لگی بریکیں اس پر سوار لوگوں کی حفاظت کا راز ہیں؛ بلکہ بچاؤ کا راز ہیں، اگرچہ بہت سے مواقع پر یوں لگتا ہے کہ وہ گاڑی کی رفتار کے آڑے آتی ہیں۔ یہی حال زندگی کا ہے: اگر ہم اسے ایک گاڑی سے تشبیہ دیں تو اس گاڑی میں جو بریکیں ہونی چاہئیں وہ موت کی بریکیں ہیں۔ موت کی بریکوں کے ذریعے۔ جب ہم انہیں یاد رکھیں اور انہیں پہچان لیں۔ ہم پھسلنوں سے بچ جاتے ہیں، نہ ان میں گرتے ہیں اور نہ وہ ہمیں گمراہی و بھٹکنے کی گہری وادیوں میں گراتی ہیں۔ انہی بریکوں کے ذریعے ہم اپنی نادانیوں سے آزاد ہو سکتے ہیں، اپنے شیطانوں کے وسوسوں سے آزاد ہو سکتے ہیں، اور یوں خود کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے راستے پر گامزن رکھ سکتے ہیں۔ موت کی ان بریکوں کے ذریعے، جنہیں ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے، ہم اپنی اس عصبیت سے آزاد ہو سکتے ہیں جو اکثر ہمیں ایک دوسرے کو دھوکا دینے پر آمادہ کرتی ہے، اور جو ہم میں سے بہت سوں کو اپنے ساتھی کے سامنے معاملے کو مشتبہ بنا کر پیش کرنے پر ابھارتی ہے۔ دین کے نام پر، اسلام سے نسبت کے نام پر، اور بہت سے مختلف امور و معاملات کے نام پر۔

دیکھا تم نے کہ موت کس طرح ایک نعمت ہے، مگر ایک پوشیدہ نعمت، ظاہر نہیں۔ اس نعمت سے وہی صحیح برتاؤ کر سکتا ہے جو اسے ہمیشہ اپنی فکر میں رکھے، اور جو موت کے ساتھ انتظار، یاد اور غور و فکر کا معاملہ کرے، چاہے وہ عیش کی آسودگی اور زندگی کی نعمتوں میں کروٹیں بدل رہا ہو۔ یہی وہ شخص ہے جو موت کی نعمت کو پہچانتا ہے اور ان بریکوں کا مفہوم سمجھتا ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے موت کی نعمت میں پوشیدہ رکھی ہیں۔

رہا وہ انسان جو اس دنیا اور اس کی شہوتوں کی دلدل میں ڈوب گیا، اور ایسی نعمتوں میں کروٹیں بدلنے لگا جنہوں نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا، تو وہ اس شخص کی مانند ہو گیا جو ترازو کو صرف ایک پلڑے کے ساتھ

برتا ہے، یا اس شخص کی مانند جسے بغیر بریک کی وہ گاڑی بھاگتی، یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اسے جہاں چاہے اڑالے جائے گی۔ رہا یہ انسان جسے دنیا، اس کی شہوتوں اور خواہشات نے فریفتہ کر لیا، تو میں یقین سے جانتا ہوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے؛ بلکہ اس شخص کو بھی ناپسند کرتا ہے جو اسے موت یاد دلانے، اور یہ وہ بات ہے جسے ہم سب جانتے ہیں۔ لیکن یہ انسان ذرا اپنے آپ کی طرف لوٹے، اپنی نادانی پر منہ اور خود سے پوچھے: موت کو ناپسند کرنے سے اسے کیا فائدہ؟! بلکہ موت یاد دلانے والے کو ناپسند کرنے سے اسے کیا فائدہ، جب یہ ناپسندیدگی اسے موت سے محفوظ نہیں رکھ سکتی! بلکہ اسے کیا فائدہ کہ وہ موت سے بھاگتا پھرے اور دنیا کی طرح طرح کی آسائشوں اور نعمتوں میں کروٹیں بدلتا رہے۔ موت سے بھاگنے کا اسے کیا فائدہ! کیا اس نے موت اور زندگی کے خالق اللہ کا یہ کلام نہیں سنا:

سورة الجمعة - آیت ۸

﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

کہہ دیجیے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو تم سے ضرور ملنے والی ہے، پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

لیکن انسان کے لیے یہ جاننا کتنا آسان ہے کہ زندگی کی بہت سی نادانیوں، عصبیتوں، خواہشات، پھسلنوں اور ان برائیوں کا۔ جنہیں تم جانتے ہو اور جن کی چھوت لوگ ایک دوسرے کو لگاتے ہیں۔ شافی علاج، بلکہ واحد علاج یہ ہے کہ موت اپنی یاد کے ذریعے ہمیں تھامے رکھے، ہم موت کے ساتھ انتظار کی حالت میں جئیں، اور ہم ویسے بن جائیں جیسا کہ ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث شریف

سنن ترمذی، حدیث: ۲۳۰۷-۲۳۰۸-۲۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

لذتوں کو توڑ دینے والی اور جماعتوں کو جدا کر دینے والی چیز کو کثرت سے یاد کیا کرو، کیونکہ اسے جس تھوڑے میں بھی یاد کیا جائے اسے بڑھا دیتی ہے۔ یعنی عبادات اور نیکیوں میں سے۔ اور جس زیادہ میں بھی یاد کیا جائے۔ یعنی شہوتوں اور خواہشات کی طرف رغبت میں سے۔ اسے گھٹا دیتی ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

سورة الاحزاب - آیت ۵۶

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورة النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورة البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔